THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

بدیع الزماں سعید نورسی کے تربیتی مناہج: نوجوانوں کی دینی واخلاقی اصلاح کا ایک تجزیاتی مطالعہ

BADI-UZ-ZAMAN SAEED NURSI'S TARBIYAH METHODOLOGY: AN ANALYTICAL STUDY OF THE RELIGIOUS AND MORAL REFORM OF YOUTH

1- Hafiz Munir Ahmad Cheema
PhD. Scholar, University of Sialkot, Sialkot, Pakistan
Email: asjalcheema@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0000-9239-2694

2- Shumaila Majeed
Assistant Professor Islamic Studies, Akhuwat College University Kasur
Email: Shumaila.majeed@akhuwat.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-2131-4757

To cite this article:
Cheema, Hafiz Munir Ahmad, and Shumaila Majeed. "BADI'UL-ZAMAN SAEED NURSI'S EDUCATIONAL CURRICULUM: AN ANALYTICAL STUDY OF THE RELIGIOUS AND MORAL REFORM OF YOUTH." The Scholar Islamic Academic Research Journal 11, no. 2 (November 2025).
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 11, No. 2||July -December 2025|| P. 23- 48
DOI:	10.29370/siarj/issue21urduar2
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2025-11-02
Journal Indexed by:	DOAJ |AIL| Almanhal |National Library of Australia |Academia, |DRJI |WorldCat |SCILIT |Gale| The Internet Archive|10-A Digital Library||Harvard Library E-Journals|-Library | University of Ottawa| ScienceGate| NAVER Academic, Asian Digital Library| Tehqeeqat, |SEMANTIC SCHOLAR | Publon| Repository |Globethics| EuroPub database| Cornell University Library | Advanced Sciences Index

CC BY NC SA
Open Access

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

بدیع الزماں سعید نورسی کے تربیتی مناہج: نوجوانوں کی دینی واخلاقی اصلاح کا ایک تجزیاتی مطالعہ

BADI-UZ-ZAMAN SAEED NURSI'S TARBIYAH METHODOLOGY: AN ANALYTICAL STUDY OF THE RELIGIOUS AND MORAL REFORM OF YOUTH

Hafiz Munir Ahmad Cheema, Shumaila Majeed

ABSTRACT:
Badi' al-Zaman Saed Nursi was a true soldier of Islam and a reformer of Turkey who not only saved the faith of children and the elderly from disbelief and atheism, but also created a group of young people who eradicated atheism from the whole of Turkey and revived the religion of Islam in Turkey. For this purpose, Said Nursi's advice to the youth in the Risala -e-Nur is very comprehensive, full of meaning and proverbs. He used metaphors to bring worldly events into line with the teachings of Islam and gave advice in a very attractive manner, such as by involving the youth in preparing for the Hereafter, by likening worldly pleasures to poison, by calling the war of the forces of irreligiousness a greater war than the Great War, by training the youth in gratitude to Allah through the five senses, by admonishing young prisoners to remember Allah in prison, by treating the self-willed soul, and by making illness a means of reform from Allah Almighty. Because of this style of Nursi, the younger generation has been extremely grateful to him along with their devotion and love for him. In this article, an attempt has been made to prove the same methods of Said Nursi from the Quran and Sunnah, by following which Saed Nursi was called the Mujaddid of Turkey.

KEYWORDS: Badiuzzaman Said Nursi, educational methodology, youth

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

moral and religious reform, Islamic education, ethical development, character building.

کلیدی الفاظ : بدیع الزماں سعید نورسی، تربیتی مناہج، نوجوانوں کی دینی و اخلاقی اصلاح، اسلامی تعلیم، اخلاقی وروحانی:

"بدیع الزماں سعید نورسی 1294ھ بمطابق 1877ء میں پیدا ہوئے۔"[1] آپ کی جائے پیدائش ترکی (مشرقی اناطولیہ) کے صوبۂ بتلِس کے ضلع 'ہیزان' کی تحصیل 'اسپارِٹ' میں ایک چھوٹا سا گاؤں 'نورس' ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو نورسی کہا جاتا ہے۔

رسالۂ نور کا منہج:

بدیع الزماں سعید نورسی نے اپنے رسالۂ نور اور اپنی عملی تربیت سے دین کے لیے تیار کردہ سپاہی نوجوانوں کے ذریعے ترکی میں وہ بنیاد فراہم کردی جس پر اسلامی اجتماعی اور سیاسی انقلاب کی عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے۔ جس کے آثار موجودہ ترکی میں نمایاں طور پر نظر آرہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ترک ان کو بجا طور پر اس دور کا مجدد سمجھتے تھے۔ رسائلِ نور کے ذریعے سعید نورسی نے نوجوانوں کی اصلاح کرکے دینی معاملات کی طرف ان کی راہنمائی فرمائی ہے۔ نورسی اللہ تعالی سے انسانیت کے لیے رحمت کی سعادت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ "میں اگر ایک بھی آدمی کا ایمان بچالوں تو میرے نزدیک جہنم ایک پھولوں کا باغیچہ ہو گی۔"[2] رسائل نور کا منہج تمثیلی انداز میں بات کو آسان کر کے سمجھانا ہے۔ سعید نورسی دینی مسائل کو روزمرہ زندگی سے مثالیں لے کر اور بعض مقامات پر چھوٹی چھوٹی کہانیوں کے ذریعے دلچسپی پیدا کر کے سمجھاتے ہیں۔ رسائلِ نور چار بنیادوں عجز، تفکر، فقر اور شفقت پر مشتمل ہیں۔ جیسا کہ بدیع الزماں سعید نورسی کے شاگردوں نے لکھا ہے۔ "رسائلِ نور کی چار بنیادیں ہیں: عجز، فقر، تفکر اور شفقت"[3] رسائلِ نور میں رنج و مصیبت جیسی آزمائشوں میں کامیاب ہونے کے لیے تسلی جیسے انداز کو اپنایا گیا ہے جیسا کہ نورسی نے جیل کے قیدیوں کو قید کو تعزیت کی بجائے خوشخبری اور علم کے حصول کے لیے قدرت کا احسان سمجھ کر جیل کو مدرسہ یوسفیہ سمجھ کر خط و کتابت سے تعلیم دی ہے۔ "رسائلِ نور کا منہج شفقت، عدل، حق اور ضمیر

[1] Shagirdon ke qalam se, Badee uz Zaman Saeed Nursi, hayat wa waqiat, mutarjim: Sanaullah Shahid (Lahore: Bayt-us-Salam Printing Press, 2019), 51.
[2] Shagirdon ke qalam se, hayat wa waqiat Nursi, 41.
[3] Ibid, 564.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

کے بارے میں بیان کرنا ہے۔"[4]۔سعید نورسی نے رسائلِ نور میں مختلف اور آسان انداز میں مسائل کو سمجھایا ہے،اس کے لیےانہوں نے عربی ضرب الامثال کو بھی استعمال کیاہے۔

"الراضی بالضرر لاینظرل،جو خود اپنی رغبت سے اور جانتے بوجھتے خرابی پر راضی ہو اس کی طرف شفقت ورحمت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔"[5]"کتعلیق الدرر فی اعناق البقر،گائیوں کی گردنوں میں ہیرے لٹکانا"[6]عرب کی شاعری کے ذریعے بھی بات کو سمجھایا گیا ہے جیسا کہ۔

"لیت الشباب یعود یوماً فاخبرہ بما فعل المشیب"[7]

"کاش کسی دن جوانی لوٹ آئے تو میں اسے بتاؤں کہ بڑھاپے نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔"

سعید نورسی نے نوجوانوں کی تربیت کے لیے رسائلِ نور میں مندرجہ ذیل منہج اپنایا ہے۔

بدیع الزماں سعید نورسی نے مختلف مقامات پر مختلف انداز میں نوجوانوں کو مختلف نصیحتیں کر کے ان کی تربیت کی ہے۔اس کے لیے انہوں نے بعض نصیحتوں میں ان مقامات کا ذکر کیا ہے اور بعض میں ان کے لیے کوئی اور نام منتخب کیا ہے جبکہ اس تحقیق میں ان نصیحتوں کے خلاصے کی مناسبت سے ان کی مندرجہ ذیل عنوان بندی کی گئی ہے۔

نوجوانی کی عمر انسان کی زندگی کا قوی ترین دور ہوتا ہے۔انسان اس عمر کو اگر صحیح طریقے سے برتنے کی کوشش کرے تو کامیابی اس کا مقدر بن سکتی ہے اور اگر کوتاہی اور لاپرواہی برتے گا تو اس کا خمیازہ بھی ساری عمر بھگتے گا۔اقوامِ عالم کی کامیابی وناکامی اور فتح وشکست میں نوجوانوں کا اہم کردار ہوتا ہے۔سیاسی،اقتصادی،معاشی اور معاشرتی انقلاب میں نوجوانوں کا کردار ہمیشہ اہمیت کا حامل رہا ہے۔موجودہ دور میں بھی ہر مذہبی،سیاسی،سماجی یا عسکری تحریک میں نوجوان ہی صفِ اول میں کھڑے رہے ہیں۔مستقبل میں بھی تمام اقوامِ عالم نوجوانوں کو ہی اپنی توجہ کا مرکز بنائے ہوئے ہیں۔جوانی کی عمر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص تحفہ ہوتی ہے۔لیکن اس عمر کو اگر اللہ اور رسول ﷺ کے

---

[4] Ansar Jamal aur Professor Dr. Humayun Abbas Shams, Badee uz Zaman Saeed Nursi ke Qurani Afkaar (Faisalabad: Idara Tusneef o Taleef o Tarjama Government College University, 2015), 145.
[5] Badee uz Zaman Saeed Nursi, Maktubat, mutarjim: Sanaullah Shahid (Pak Noor Foundation, 2020), 426.
[6] Nursi, Maktubat, 426.
[7] Badee uz Zaman Saeed Nursi, Lamat, mutarjim: Sanaullah Shahid (Islamabad: Pak Noor Foundation, 2015), 363.

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

بتائے ہوئے طریقوں سے گزارا جائے تو یہ کامیابی کی دلیل ہے اور اگر اس کو نادانی میں راہِ راست سے بھٹک کر گزارا جائے تو سوائے بربادی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ تاریخ اسلام سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشرے اور سماج میں انقلاب خواہ وہ مادی ہو یا روحانی، تعمیری ہو یا تخریبی اس میں محرک نوجوان ہی رہے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو جس طبقہ نے سب سے زیادہ آپ ؐ کا ساتھ دیا وہ نوجوانوں کا طبقہ ہی تھا۔ آغاز وحی سے ہی اسلام قبول کرنے والوں میں سر فہرست نوجوان طبقہ ہی تھا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب ایمان لائے تو آپ کی عمر 18 سال تھی۔

"نبوت کے بارہویں سال مدینہ میں اسلام کی دعوت شروع ہوئی تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس کے قبول کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہ کیا۔ اس وقت ان کی عمر 18 سال تھی۔"[8]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بھی 19 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی عمر صرف انیس سال کی تھی کہ دعوت اسلام کی صدائے سامعہ نواز نے توحید کا شیدائی بنا دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر خلعت ایمان سے مشرف ہوئے۔"[9]

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت نے بھی عہدِ شباب میں اسلام قبول کیا

"ابھی عنفوانِ شباب تھا کہ مکہ سے اسلام کی صدا بلند ہوئی، جن خوش نصیب لوگوں نے اس کی پہلی آواز کو رغبت کے کانوں سے سنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ انہیں میں سے ہیں۔"[10]

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے 11 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔

"کسی انسان کا اگر بلوغت سے قبل ایمان لانا باعث فخر و مباہات ہو سکتا ہے، تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے گیارہ سال کی عمر میں یہ شرف حاصل کیا۔"[11]

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے 20 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔

---

8 Abdul Haleem Nadvi, Sahaba Karam Razi Allah Anhum ka Qubool-e-Islam (Bareilly: Syed Ahmad Shaheed Academy, 2015), 199.

9 Nadvi, Sahaba Karam Razi Allah Anhum ka Qubool-e-Islam, 60.

10 Ibid, 193.

11 Nadvi, Sahaba Karam Razi Allah Anhum ka Qubool-e-Islam, 190.

"ابھی زمانہ شباب کا آغاز تھا بمشکل بیس سال کی عمر ہو گی، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ دینِ حنیف قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے۔"[12]

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے بھی عہدِ بلوغت میں اسلام قبول کیا۔

"حضرت زبیر صرف سولہ برس کے تھے کہ نورِ ایمان نے ان کے خانہ دل کو منور کر دیا۔"[13]

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر ابھی صرف دس سال کی تھی کہ ان کے شفیق مربی کو دربارِ خداوندی سے نبوت کا خلعت عطا ہوا۔"[14]

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اسلام کے پہلے سفیر نوجوان ہی تھے۔

ہم جس خطۂ سرزمین میں رہ رہے ہیں وہاں نوجوان آبادی کا ایک کثیر حصہ ہیں، جیسا کہ اقوامِ متحدہ کے ایک ذیلی ادارے نے رپورٹ پیش کی تھی۔

"اقوامِ متحدہ کے ذیلی ادارے نیشنل ڈویلپمینٹ پروگرام کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی آبادی کا 64 فیصد حصہ 30 سال سے کم عمر نوجوانوں پر مشتمل ہے۔"[15]

نوجوانوں کو آخرت کی تیاری میں لگا کر دینی اصلاح:

یہ پہلی جلد 'مقالات' کے تیرہویں باب جس کا عنوان 'تیرہویں مقالہ' ہے کے دوسرے مقام سے ماخوذ ہے۔ جہاں پر اس کا عنوان 'کچھ بے چارہ نوجوانوں کے لیے ایک تنبیہ، سبق اور نصیحت' ہے۔ یہ سعید نورسی اور چند نوجوانوں کے درمیان ایک گفتگو ہے جس میں نوجوانوں نے سعید نورسی سے رسائلِ نور سے مدد کے لیے پوچھا تھا کہ وہ جذبات کے لہو ولعب حرص وہوس اور بہکاوے کے حملوں سے اپنی آخرت کو کیسے بچا سکتے ہیں۔

نورسی کہتے ہیں کہ قبر ایک حقیقت ہے اور اس میں داخلے کی تین صورتیں اور تین راستے ہیں۔

---

[12] Ibid, 176.

[13] Nadvi, Sahaba Karam Razi Allah Anhum ka Qubool-e-Islam, 54.

[14] Ibid, 51.

[15] " The number of youth in Pakistan is at its highest level،" Accessed November,24,2022, پاکستان میں نوجوانوں کی تعداد بلند ترین سطح پر، ہے روزگاری میں اضافہ - ہم نیوز (humnews.pk)

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

پہلا راستہ قبر خوبصورت عالم کا دروازہ:

یہ ہے کہ قبر اہلِ ایمان کی لیے اس دنیا سے زیادہ وسیع اور خوبصورت عالم کا دروازہ ہے۔

دوسرا راستہ قبر میں اعمال کے مطابق جزاو سزا ہے:

دوسرا راستہ ان لوگوں کی قبر کا ہے جنھوں نے زندگی میں نیک اعمال کم کیے تھے وہاں ان کے ساتھ ان کے اعمال کے مطابق سلوک ہوگا۔

تیسرا راستہ قبر پھانسی کا دروازہ:

قبر ان لوگوں کے لیے پھانسی کا دروازہ ہے جو آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔موت اور قبر کی جو وضاحتیں سعید نورسی نے بیان کی ہیں۔یہی خبریں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرامؑ دیتے آئے ہیں اور ان گنت علمائے محققین نے بھی عقلی دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا ہے۔وہ آدمی جو جوانی کی بدمستیوں اور حماقتوں سے مغلوب ہو کر ایک عارضی، وقتی، غیر شرعی اور زہر ملے شہد کی طرح دکھوں سے بھری، اور رنج والم سے آلودہ لذت کو حاصل کرنے کے لیے اس خالص اور حقیقی روحانی لذت سے منہ پھیرتا ہے وہ حیوانوں کے مرتبے سے بھی سو درجے نیچے گر جاتا ہے۔بلکہ ایسا شخص تو الحاد پرستوں کے برابر بھی نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ ان میں سے جو لوگ محمد ﷺ کا انکار کرتے ہیں وہ کم از کم دیگر انبیاء میں سے کسی نہ کسی کو تو مانتے ہیں، اگر تمام رسولوں کو نہیں مانتے تو کم از کم اللہ تعالی کے وجود کو تو مانتے ہیں۔نورسی کہتے ہیں۔

> "پس اے وہ نوجوانو جو اس دنیا کی ظاہری ٹیپ ٹاپ پر فریفتہ ہو چکے ہو اور موجودہ اور مستقبل کی زندگی کو بچانے کے لیے غم میں آخری حد تک تگ و دو کر رہے ہو اگر تم اس دنیا میں رامش وراحت، سعادت مندی اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ جائز اور شرعی لذتیں اتنی بھرپور ہیں کہ تمہیں باقی کسی بھی لذت سے بے نیاز کر دیں گی۔جو آدمی دنیا و آخرت میں خالص شادمانی، دائمی خوشی اور ابدی سعادت مندی سے ہمکنار ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ایمان کے دائرے میں رہ کر خود کو محمد ﷺ کی تربیت کے سانچے میں ڈھال لے۔"[16]

---

[16] Badee uz Zaman Saeed Nursi, Rahnuma-e-Shabab, mutarjim: Sanaullah Shahid (Lahore: Pak Noor Foundation, 2020), 17-18.

بدیع الزماں سعید نورسی کی یہ نصیحت قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیات کے عین مطابق ہے۔

"الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا"[17]

"وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے۔"

"قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ"[18]

"کہہ دے اللہ اور رسول کا حکم مانو۔"

جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان بھی ہے۔

"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ"[19]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔"

دنیاوی لذتوں کو زہر سے تشبیہ دے کر دینی اصلاح:

سعید نورسی کے پاس کچھ نوجوان نصیحت حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں جن کو نورسی نے نصیحت کی کہ زندگی میں جوانی کی یہ بہار ایک دن تمہیں چھوڑ کر چلی جائے گی۔ اگر یہ جوانی کے چند دن شریعت کی حدود و قیود میں رہ کر نہ گزارو گے تو نہ صرف جوانی ضائع ہو گی بلکہ قبر اور آخرت میں جو مصائب آئیں گے وہ اس جوانی کی لذت سے کئی گنا زیادہ ہوں گے۔ اور اگر یہ جوانی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزارو گے تو جوانی ہمیشہ کے لیے باقی رہ جائے گی۔ "عنفوانِ شباب کے چار دن اگر تم نے پاکیزگی، عفت مآبی، خودداری اور اسلامی تربیت کی روشنی میں پروردگار کی اطاعت میں اپنی اس جوانی اور مردانگی کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے گزارے تو تمہارے لیے تمہارا عہدِ جوانی غیر

---

[17]Al-Quran, Al-Mulk 67:2.

[18] Al-Quran, Al-Imran 3:32.

[19]Muhammad bin Isa Tirmizi, Sunan Tirmizi, Kitab Sifat al-Qiyamah wa al-Raqa’iq wa al-Wara’ an Rasulillah ﷺ, Bab Aktaru min Dhikr Hadim al-Lazzat (Lahore: Dar-ul-Hamd), 3/283, Hadith: 2460.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

محسوس طور پر باقی رہے گا۔"[20]نورسی نوجوانوں کی اصلاح کرتے ہوئے ان کی توجہ گناہوں کے اسباب کی طرف کرواتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ انسان ایمان کا دعوی کرتے ہوئے بھی گناہوں کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے۔اس کا سبب یہ ہے کہ وہ اس زندگی کو پر لطف اور لذیذ سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ لذت کی بجائے غموں کا سبب بنا رہا ہوتا ہے ۔وہ دنیاوی لذت کو زہر ملے شہد سے تشبیہ دیتے ہیں۔"اس وقت جب وہ لذت شرعی طور پر حرام بھی ہو،ایسی صورت میں عارضی لذت اس شہد کے روپ میں ہوتی ہے جس میں زہر ملا دیا گیا ہو۔"[21]جوانی کا سورج ڈھلنے والا ہے اور یہ ختم ہو جانے والی ہے۔اس لیے اگر اسے غفلتوں اور سرمستیوں میں صرف کر دیا جائے تو یہ آخرت میں ہزاروں مصائب کا شکار بن جائے گی۔نورسی قبر کے عذاب کو بھی دورِ شباب کی بے اعتدالیوں کی سزا قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں ۔"اس قبر کا عذاب ان اعمال کی ہی بازگشت ہے جو آدمی کے دورِ شباب میں بے اعتدالیوں کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں ۔اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ثبوت اہلِ کشف کے مشاہدات نے فراہم کر دیا ہے۔"[22]نورسی کے مطابق جو نوجوان جوانی کے پانچ دس سالوں میں رنگینیوں میں کھو کر لطف اندوز ہونا چاہتا ہے اور کئی سال تک دنیا کا غم اور دوزخ کے عذاب کو جھیلنا گوارہ کرتا ہے اس نوجوان پر ترس مت کھاؤ۔"جو آدمی غلط راستہ اپناتا ہے اور خود چل کر نقصان کی طرف جاتا ہے وہ رحم کا مستحق نہیں ہوتا ہے اور اس پر ترس نہیں کھانا چاہیے۔ایک پر حکمت قول ہے 'الراضی بالضرر لاینظر لہ' یعنی جو نقصان پر راضی ہو اس پر ترس نہیں کھانا چاہیے۔"[23]

بے دینی قوتوں کی جنگ کو جنگِ عظیم سے بڑی جنگ کہہ کر اصلاح:

دوسری جنگِ عظیم کو شروع ہوئے جب دو سال ہو گئے تو نورسی کے شاگردوں نے نورسی سے دریافت کیا کہ نورسی نے اس جنگ کے بارے میں کبھی کسی سے نہ تو سوال کیا اور نہ ہی ان امور میں دلچسپی کا اظہار کیا حالانکہ اس جنگ کا عالمِ اسلام کی تقدیر کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔شاگرد جاننا چاہتے تھے کہ اس کے پیچھے کیا راز ہے۔شاگردوں نے سوال کیا کہ کیا کوئی حادثہ اس جنگ کے واقعہ سے بھی بڑا تھا جس کی طرف آپ کی توجہ ہونے کی وجہ سے آپ نے اس جنگ کو اتنا اہم نہ سمجھا۔نورسی نے طلباء کو بتایا کہ یہ عالمی جنگ جن ممالک کے درمیان ہوئی ہے

[20] Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 29.
[21] Badee uz Zaman Saeed Noorsi, Maqalat, mutarjim: Sanaullah Shahid (Islamabad: Pak Noor Foundation, 2015), 192.
[22]Ibid, 194.
[23] Nursi, Maqalat, 195.

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

ان میں سے ہر ملک زمین پر اقتدار چاہتا ہے اور اسی وقت آسمانی مذاہب اور الحاد پرستوں اور بے دینوں کے درمیان شدید کشمکش ہونے کی وجہ سے اس دور میں فردِ واحد کو ایمان کا جو مقدمہ درپیش ہے وہ اس جنگ سے بھی بڑا ہے۔ نورسی فردِ واحد کے ایمان کو اس کا مقدمہ تصور کرتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ اس کے مقدمے کو جیتنے یعنی اس کے ایمان کو بچانے کے لیے رسائلِ نور کا شمار انہیں وکیلوں میں ہوتا ہے جو اس کو مقدمہ جتوا سکتے ہیں۔

> "اس بات کی ہزاروں دلیلیں اور گواہیاں موجود ہیں کہ 'رسائلِ نور' جو کہ قرآن کریم کی معجزہ بیانی کے معنوی اعجاز سے کشیدہ اور وجود پذیر ہوئے ہیں،ان رسائل کا شمار بھی انہیں وکیلوں میں ہوتا ہے۔بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ صفِ اول کے وکیل ہیں۔اور اس بات کی بھی ہزاروں دلیلیں اور گواہیاں موجود ہیں کہ ان کی وکالت کے ذریعے ہزاروں لوگوں نے اپنے مقدمے جیتے ہیں۔"[24]

ان کی وکالت کے ذریعے ہزاروں لوگوں مطلب یہ ہے کہ ایک فرد رسائلِ نور کو پڑھ کر اور ان پر عمل کر کے اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتا ہے اس لیے رسائلِ نور پر توجہ دینا اس جنگِ عظیم سے بھی زیادہ توجہ طلب ہے۔طلابِ نور کو نورسی نے یہ بھی نصیحت کی کہ جو آدمی اپنی تمام تر توجہ کا محور سیاست کو بنائے گا اور اپنی ساری توانائیاں سیاست کے میدانوں میں لگادے گا تو وہ چاہے جتنا مرضی بھی ایمانداری سے کام کرے گا لوگوں کی تہمتوں کا شکار رہے گا۔وہ یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ ایمان اور قرآن کی روشنی سورج کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔اس لیے جو آدمی اس حقیقت سے واقف ہو جاتا ہے وہ دنیا سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

> "ایمان اور قران کی حقیقت سورج کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔یہ سورج زمین کی روشنیوں کی عارضی کشش اور وقتی جاذبیت کا تابع نہیں ہو سکتا،اور نہ ہی ان کا آلۂ کار ہو سکتا ہے۔پس جو آدمی اس حقیقت کو اچھی طرح جانتا ہے وہ اسے ان وقتی اور ہر لحہ متغیر دنیاوی حادثات سے فائدہ اٹھانا تو ایک طرف پوری کائنات کو بھی حاصل کرنے کا وسیلہ نہیں بنا سکتا۔"[25]

نوجوان قیدیوں کو قید میں ذکرِ الٰہی کی تلقین کر کے دینی اصلاح:

قید کا وقت انسان کے لیے مشکل وقت ہوتا ہے اور انسان مشکل وقت میں اللہ تعالی کے زیادہ قریب ہوتا

[24] Ibid, 196.
[25] Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 40.

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

ہے۔اس لیے عام دنوں میں جتنی عبادت دس دنوں میں انسان کرتا ہے ممکن ہے کہ قید میں ایک دن میں اتنی عبادت کا ثواب اسے مل جائے۔اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ قید خانے میں گزارے چند سال ابدی قید خانے میں لاکھوں سال گزارنے سے نجات کا سبب بن جائیں۔نورسی قیدیوں کو تسلی دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ عارضی رنج والم ہمیشہ کے لیے لذت چھوڑ جاتا ہے۔"ایک گھڑی کا عارضی رنج والم روح میں ایک دن کی معنوی لذت چھوڑ جاتا ہے،اور اس کے برعکس ایک گھڑی کی عارضی لذت روح میں معنوی رنج والم چھوڑ جاتی ہے۔"[26]

نورسی قیدیوں کے بارے میں شفقت و مہربانی کا رویہ رکھنے اور کھانے پینے کا سامان دینے میں تعاون کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔نورسی جب آفیون کی جیل میں تھے تو ان کے ساتھ ان کے شاگردوں کو بھی قید کر دیا گیا تھا لیکن ان کو نورسی سے ملنے نہیں دیا جاتا تھا اس لیے نورسی خط و کتابت کے ذریعے سے شاگردوں سے رابطے میں رہتے تھے۔انہوں نے ایک خط لکھ کر نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے ان کا حوصلہ بڑھایا اور قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیت سے ان کو تسلی دی۔

"وَعَسَىٰٓ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ "[27]

"اور ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمھارے لیے بہتر ہو۔"

نورسی نے قیدیوں کو نصیحت کی کہ قید میں رہ کر اس کو مصیبت سمجھنے کی بجائے اس کے معانی پر خوش ہوتے ہوئے کمال صبر سے اس کا سامنا کرنا ہوگا۔"اس مصیبت کا سامنا اس میں پائے جانے والے مذکورہ معانی پر خوش ہوتے ہوئے اور ان پر شکر ادا کرتے ہوئے کمال صبر و ثبات کے ساتھ کرنا ہوگا۔"[28]

نوجوانوں کو حواسِ خمسہ کے ذریعے شکرِ الٰہی کی تربیت دے کر دینی اصلاح:

نورسی حواسِ خمسہ جیسی عظیم نعمتوں کے مقابلے میں انسان کے شکر کو بہت تھوڑا سمجھتے ہیں۔نورسی کا کہنا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی عظیم الشان قدرت اور پر لطف حکمت سے انسان پر عنائت بھری مہربانی کرکے اسے حواسِ خمسہ سے مزین کر رکھا ہے اور انسان کو مختلف اقسام کے بے شمار اعضاء و آلات سے اپنی رحمت کے ذریعے نوازا

---

[26] Ibid, 48.
[27] Al-Quran, Al-Baqarah 2:215.
[28] Shagirdon ke qalam se, Noorsi hayat wa waqiat, 684.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

ہے۔اس لیے ان اعضاء میں سے ہر عضو کے اور ہر آلہ کے ذمہ وظائف اور فرائض ہیں جو ان کی خدمات اور عبادت کہلاتی ہیں اوران میں سے ہر ایک کا ثواب الگ الگ ہے۔

وہ آنکھ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آنکھ اللہ تعالی کے حسین معجزات کا مشاہدہ کرتی ہے اور اللہ تعالی کے شکر کا وظیفہ کرتی ہے،وہ نوجوانوں کو دیکھنے کی لذت اور نہ دیکھ سکنے کی تکلیف کی بھی یاددہانی کرواتے ہیں۔

اس کے بعد وہ کان کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کان دنیا میں مختلف اقسام کی آوازیں اور نغمات سن کر اللہ تعالی کی رحمت کا ادراک کرتے ہیں اس طرح سے کان کی ایک خاص عبادت ہے جس سے اسے لذت ملتی ہے۔

اس کے بعد سونگھنے کی حس کو بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کون ومکاں میں جگہ جگہ پھیلی ہوئی مختلف خوشبوؤں کے ذریعے سے رحمت الٰہی کا ادراک کرتی ہے۔اس طرح سے اس حس کو اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں ایک خاص لذت ملتی ہے،اور بے شک اس کا اپنا ثواب ہے۔

چکھنے کی حس چکھ کر اپنا فرض ادا کرتی ہے اور انواع واقسام کے کھانوں کا ذائقہ چکھ کر مختلف طریقوں سے معنوی شکر ادا کرتی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالی نے انسان کو دو ہاتھ دیئے ہیں جن کا فرض کسی چیز کو چھو کر اس کا ادراک کرنا ہے جو کہ انسان کے حکم کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں کرتے اس طرح سے وہ بھی فرائض کو ادا کرکے اللہ تعالی کا شکر ادا کررہے ہیں۔

ان ساری باتوں سے نوجوانوں کو نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ جب انسان کی حواسِ خمسہ میں سے ہر ہر اعضاء رحمت الٰہی کا اعتراف کرتا ہے اور شکر ادا کررہا ہے تو نوجوانوں کو بھی چاہیے کہ اپنی جوانی اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے گزاریں تاکہ جوانی ثواب کا ذریعہ بن کر نوجوانوں کو اخروی کامیابی دلادے۔

نوجوانوں کی اخلاقی تربیت اور دینی اصلاح:

سعید نورسی کے طلاب نور میں زیادہ تعداد نوجوان طبقے کی تھی اور وہ اخلاق کے بہترین نمونے تھے یہاں تک کہ انہوں نے کبھی کسی انسان کی بجائے کسی عمارت کو بھی نقصان نہیں پہنچایا۔وہ نوجوانوں کو فسق وفجور سے کنارہ کش ہو کر پاکیزگی والی زندگی گزارنے کی ہدایت کرتے ہیں۔وہ فسق وفجور میں حد سے بڑھنے والوں کو پھانسی اور قیدِ تنہائی کی سزا کی وعید سناتے ہیں۔"جنہوں نے اللہ تعالی پر ایمان نہیں رکھا اور فسق وفجور میں حد سے آگے بڑھ گئے،

اگران لوگوں نے توبہ نہ کی تو ابدی پھانسی کے مستحق ٹھہریں گے یا جنھوں نے آخرت پر ایمان تو رکھا اور یہ بھی مانتے رہے کہ روح غیر فانی ہے، لیکن فسق و فجور میں اپنی زندگی گزاری اور توبہ نہ کی، انہیں تاریک تر قید تنہائی میں ڈال دیا جائے گا۔"[29]

تقویٰ اور اعمالِ صالح سے نوجوانوں کی اصلاح:

سعید نورسی کے مطابق ۔"تقویٰ اور عملِ صالح ایمان کے بعد سب سے بڑے ستونوں کا درجہ رکھتے ہیں۔"[30] سعید نورسی کے مطابق تقویٰ ممنوعہ چیزوں کو چھوڑنا، گناہوں، سیاہ کاریوں اور نافرمانیوں سے دور رہنا ہے اور اعمالِ صالح بھلائیاں کمانے کے لیے نیک کام کرنے کو کہتے ہیں۔ نوجوانی کا دور روحانی اور اخلاقی تباہی اور نفسِ امارہ کے شر کی وجہ سے نفسانی خواہشات کے بے لگام ہو جانے کا دور ہے۔ نورسی کے مطابق تقویٰ مفاسد کو دور اور کبائر کو ترک کرنا ہے۔"تقویٰ بہت بڑی بنیاد بلکہ تمام بنیادوں کے لیے اساسی پتھر کی حیثیت اور عظیم الشان اہمیت اختیار کر جاتا ہے، کیونکہ اس کا مطلب ہی مفاسد کو دور کرنا اور کبائر کو ترک کرنا ہے۔"[31]

نورسی زمین پر اخلاقیات کی بگڑتی ہوئی حالت کو یاجوج ماجوج کے زمین پر فساد پھیلانے سے تشبیہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں "جس طرح یاجوج ماجوج سید ذوالقرنین کو تباہ کر کے زمین میں فساد پھیلائیں گے اس طرح کائنات میں سرایت کر جانے والا اور خوف وہراس، بد نظمی، افراتفری اور بے لگامی کی تاریکیوں سے بھرا ہوا یہ فساد اس کائنات کو گھیرے میں لے چکا ہے اور زندگی اور اخلاق پر بدترین مظالم اور الحاد پرستی کے سائے دراز کر چکا ہے۔"[32] وہ کہتے ہیں کہ ایسے حساس اور مشکل حالات میں اخلاص کے ساتھ اعمالِ صالح کر کے ان حالات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

نفسِ امارہ کا علاج کر کے دینی اصلاح:

"إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ"[33]

---

[29] Nursi, Asa-e-Musa, 18.
[30] Shagirdon ke qalam se, Halat wa waqiat Noorsi, 364.
[31] Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 138.
[32] Shagirdon ke qalam se, Halat wa waqiat Noorsi, 365.
[33] Al-Quran, Yusuf 12:53.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

"بے شک نفس تو برائی کا بہت حکم دینے والا ہے۔"

یہ آیت کریمہ بے شمار گہرے نقاط پر مشتمل ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ آدمی جو برائیوں پر اکسانے والے اپنے نفس سے پیار کرتا ہے اور پر دل وجان سے فدا رہتا ہے وہ حقیقت میں اپنی ذات کے علاوہ کسی سے پیار نہیں کر سکتا اور وہ اگر کسی سے محبت کرے گا بھی تو صرف دکھاوے کے لیے کرے گا۔تب بھی وہ اپنا فائدہ تلاش کرے گا۔سعید نورسی کے مطابق وہ شخص خود کے لیے مبالغہ آرائی سے کام لیتا ہے۔"خود کو ہر عیب سے مبرا ثابت کرنے کے لیے شیخی بگھارتا ہے اور مبالغہ آرائی سے کام لیتا ہے۔اپنی پاک دامنی کی حکایت کا اس قدر طول دیتا ہے کہ اس کے ڈانڈے تقدیس سے جا ملتے ہیں۔بلکہ اس معاملے میں یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ وہی بن جاتا ہے۔"[34]

قرآن پاک اس کی اس خواہش کو یوں بیان کرتا ہے۔

"مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ"[35]

"وہ شخص جس نے اپنا معبود اپنی خواہش ہی کو بنالیا۔"

وہ شخص خود کو اچھا کہتا ہے لیکن لوگ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔اس کی بد قسمتی کا دوسرا رخ یہ ہے کہ وہ اپنے اخروی اعمال میں خالص پن کھو بیٹھتا ہے اور اس میں ریاکاری کی ملاوٹ کر لیتا ہے۔اس کے نتیجے میں وہ اپنے احساسات ،شہوات و خواہشات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔اس کے لیے نورسی ایک ناسمجھ بچے کی مثال بیان کرتے ہیں۔

> "اس کی مثال بالکل اس ناسمجھ بچے کی سی ہو گی جسے قرآن پاک کے اس ایک سپارے کی قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا جس کی وہ تلاوت کرتا ہے اور جسے سبقاً پڑھتا ہے، چنانچہ وہ اسے ایک معمولی بے قیمت ٹافی کے بدلے میں بیچ دیتا ہے؛ کیونکہ ایسا آدمی اپنی ہیرے جیسی قیمتی نیکیوں کو ایسی چیزوں کے عوض لٹا دیتا ہے جو بے وقعتی میں شیشے کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں سے بھی کم ہیں۔ یہ ہیں اس آدمی کے احساسات، خواہشات اور جذبات، اور یہ ہے اس کی خود فریبی، جس کے نتیجے میں وہ اس چیز سے بے پناہ نقصان اٹھا لیتا ہے جس سے اسے بہت زیادہ منافع حاصل کرنا چاہیے تھا۔"[36]

---

[34]Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 127.
[35] Al-Quran, Al-Furqan 25:43.
[36] Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 128.

اللہ تعالیٰ کی جانب سے بیماری اصلاح کا وسیلہ:

حدیثِ نبوی ﷺ ہے۔"مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ"[37]

"اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے بیماری کی تکالیف اور دیگر مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے"

مندرجہ بالہ حدیث کی روشنی میں سعید نورسی بیماری کو اللہ تعالیٰ کا احسان اور رحمت سمجھتے ہیں "کچھ لوگوں کے لیے اس دور میں بیماری اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور اس کی بے پایاں رحمت کی طرف سے بہترین تحفہ ہے۔"[38] جب نوجوان مصیبت کو لطفِ الٰہی سمجھ لیتا ہے۔ تو وہ جان لیتا ہے کہ مریض بڑے خوش بخت ہیں، بشرطیکہ یہ مصیبت دین کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ نہ تو مصیبت ذہن میں کوئی ایسی سوچ پیدا کرتی ہے جو مرض یا مصیبت کے لیے مخالفانہ رویہ رکھتی ہو، اور نہ ہی کسی مریض یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر پھر دکھ درد کا احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ جو بھی نوجوان مریض ہوتا ہے وہ دوسرے جوانوں کی نسبت دین کے ساتھ زیادہ مضبوط بندھن سے بندھا ہوتا ہے اور اس کا دل آخرت کے ساتھ اُن سے زیادہ جڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس لیے اس قسم کی بیماری ایسے لوگوں کے حق میں کوئی مصیبت نہیں بلکہ محبت الٰہی کی ایک قسم ہے۔ کیونکہ اس بیماری نے اگرچہ بظاہر اس کی چھوٹی سی اور فانی زندگی کو مشقت میں ڈال دیا ہے لیکن یہ بات بھی یقینی ہے کہ وہ اس کی ابدی زندگی کے لیے سود مند ثابت ہوگی اور ایک قسم کی عبادت کے حکم میں آجائے گی۔ نورسی کے مطابق نوجوان کی حالت مرض اس کو نفسانی خواہشات سے دور رکھتی ہے۔ "نوجوان اگر صحت و عافیت سے بہرہ ور ہوتا تو ان امور کا التزام نہ کر سکتا جن کا حالت مرض میں کر رہا ہوتا ہے، بلکہ جوانی کی سرمستیوں میں اور زمانے کی ناہمواریوں میں کھو کر نفسانی خواہشات کی رو میں بہہ جاتا۔"[39]

بہترین نوجوان:

حدیث نبوی ﷺ ہے۔

" تمہارا بہترین جوان وہ ہے جو تمہارے بوڑھوں کے مشابہ ہے اور تمہارا بد ترین بوڑھا وہ ہے جو

[37] Muhammad bin Ismail al-Bukhari, al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Mard, Bab Ma Ja'a fi Kafarat al-Mard, Hadith: 5645.
[38] Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 125.
[39] Nursi, Lamat, 30.

تمہارے جوانوں کے مشابہ ہے۔"[40]

سعید نورسی سے کچھ نوجوانوں نے اس حدیث کا مطلب پوچھا جس پر انہوں نے اس کا مطلب بتایا اور نصیحت کی۔ بہترین نوجوان وہ ہیں جو اللہ تعالی کی طرف سے غفلت برتنے میں حد سے نہیں بڑھتے ہیں، بلکہ بوڑھوں کی طرح موت کو یاد کرتے رہتے ہیں، اپنی آخرت کی عمر کے لیے تگ ودو کرتے ہیں اور جوانی کی خواہشوں اور ہولناکیوں کی زنجیروں سے خود کو آزاد رکھتے ہیں۔ اور بدترین بوڑھے وہ ہیں جو اللہ سے غافل ہیں اور ان کے سروں میں جوانی کی غفلتوں اور ہولناکیوں کا جنون سمایا رہتا ہے۔ چنانچہ وہ بچوں کی طرح اپنی خواہشوں اور ہولناکیوں میں ان نوجوانوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ نورسی نوجوانوں کو اللہ کو دوست بنانے کا درس دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ "اگر تجھے کوئی دوست درکار ہے تو وہ اللہ ہی کافی ہے۔ اگر وہ تمہارا دوست بن گیا تو ہر چیز تمہاری دوست ہو جائے گی۔"[41] نورسی نفس کو آدمی کا دشمن قرار دیتے ہیں کیونکہ خود پسندی آدمی کو مصائب کا شکار بنا دیتی ہے۔ جبکہ اعتدال میں رہنے والا آدمی خوشی، سرور اور رحمت میں رہتا ہے۔ اسی طرح وہ اس نوجوان کو سب سے اچھا اور بہترین کہتے ہیں جو نوجوان موت کو یاد رکھتا ہے۔ موت سے بڑھ کر انسان کے لیے کوئی نصیحت نہیں ہو سکتی۔ "اگر وعظ و نصیحت چاہتے ہو تو اس کے لیے موت ہی کافی ہے، بے شک جو موت کو یاد رکھتا ہے وہ حب دنیا سے نجات پا جاتا ہے اور ہمہ تن اپنی آخرت کے لیے سر گرم عمل رہتا ہے۔"[42]

سائنسی حقائق سے نوجوانوں کی اصلاح:

بدیع الزماں سعید نورسی کو شہر 'قسطمونی' میں ہائی سکول کے طلبہ کا ایک گروہ ملنے آیا جو کہ خالق کی پہچان کے بارے میں راہنمائی چاہتے تھے مزید انہوں نے بتایا کہ ہائی سکول کے اساتذہ ان کو اللہ کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے اور ان کی کوئی راہنمائی نہیں کرتے۔ اس پر نورسی نے ان کی راہنمائی کی اور ان کو جو ہدایات دیں وہ تمام نوجوانوں کے لیے راہنمائی ہے۔ نورسی نے کہا کہ ہر علم خالقِ کائنات کے بارے میں راہنمائی دیتا ہے۔ "تمام علوم جو تم پڑھ رہے ہو، ان میں سے ہر علم ہمیشہ اپنی خاص زبان کے ساتھ اللہ کے وجود کے بارے میں بحث کرتا ہے اور خالق کائنات

[40]Behawala Noorsi, Rahnuma-e-Shabab, 123.
[41] Nursi, Maktubat, 322.
[42] Ibid

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

کے بارے میں راہنمائی دیتا ہے۔لہٰذا تم مدرسین کی بجائے خود سے ان علوم کو سنو۔"[43]نورسی مختلف مثالوں سے قدرت کی پہچان کے بارے میں بتاتے ہیں۔ایک فارمیسی پر خاص ترتیب سے رکھی گئی ادویات ومرتبان کسی ماہر اور دانا دواساز کے بارے میں بتار ہی ہوتی ہیں،اسی طرح کرہ ارض پر چار لاکھ سے زیادہ انواع واقسام حیوانات ونباتات بھی اپنے خالق کی عظمت وجلال کا پتہ دیتی ہیں۔دوسری مثال میں نورسی ایک کارخانے کے بارے بتاتے ہیں جس میں خام مال مختلف پارچہ جات اور کپڑے پڑے ہوئے ہیں جو ایک ماہر سائنسدان،کاریگر اور مکینک کی خبر دیتا ہے اسی طرح کرہ ارض اللہ تعالی کی ایک مشین اور الٰہی کارخانہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کارخانے کو چلانے والا کامل،مکمل اور عظیم الشان صرف اللہ ہی ہے۔نورسی مزید وضاحت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ ڈپو یا سٹور پر پڑی ہوئی اشیاء،بہت بڑے لشکر میں مختلف قوموں کا کھانا پینا ان سبھی سے کسی ماہر کاریگری کا پتہ چلتا ہے اور وہ ماہر اور کاریگر صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔نورسی سائنسی حقائق سے خالق کی پہچان کرواتے ہوئے بتاتے ہیں کہ

> "سورج اور اس جیسے دوسرے ستاروں سے ہمیں اس بات کی راہنمائی ملتی ہے کہ ایک ایسی ذات موجود ہے کہ جو ان تمام سیاروں کو بغیر پٹرول کوئلے اور لکڑی کے ایندھن فراہم کررہی ہے۔اور یہ کہ وہ ذات ان سیاروں کو انتہائی دقیق نظام کے تحت رکھ کر ان کی دیکھ بھال کررہی ہے اور انہیں کنٹرول کررہی ہے۔اور یہ کہ اس نے ان سیاروں کو انتہائی تیز رفتاری سے گردش میں رکھا ہوا ہے،لیکن اس کے باوجود یہ گردش اتنی منظم ہے کہ ان کا آپس میں کبھی تصادم نہیں ہوتا۔اور ایسا صرف اور صرف بے انتہا قدرت اور غیر محدود سلطنت ہی سے ممکن ہے۔"[44]

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں " خلق السموات والارض"،"رب السموات ولارض"" سبع سموات" جیسی آیات دہرا کر اپنے خالق ہونے کی پہچان کروائی ہے اسی طرح انسان کو کائنات کے بارے میں سوچنے سمجھنے اور غوروفکر کرنے کی تعلیم دی ہے۔افلا تعقلون،افلا تشعرون،کیا تم عقل نہیں رکھتے،کیا تم شعور نہیں رکھتے۔نورسی نے بھی ان طلباء کو قرآن کے انداز سے آگاہ کیا۔

> "میں نے ان نوجوان طلباء سے کہا: قرآن پاک میں 'خلق السماوات ولارض'اور رب السماوات ولارض'جیسی آیات بار بار دہرائی گئی ہیں ان سے ایک مقصد تو اس مذکورہ حقیقت کی طرف راہنمائی کرنا

[43] Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 77.
[44] Nursi, Asa-e-Musa, 31.

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

ہے ،دوسرے توحید پر دلالت کرنے والی اس واضح دلیل کی طرف اشارہ ہو جائے اور تیسرے یہ کہ ہمیں اپنے عظیم الشان خالق کی پہچان ہو جائے۔"[45]

جو کوئی اللہ کو پہچان کر اس کی اطاعت میں سر گرم ہو جاتا ہے وہ نیک بخت ہے اگرچہ قید خانے کی تہوں میں کیوں نہ ہو، اور جو کوئی اس سے غافل ہو گیا اور اسے بھول گیا، وہ بد بخت ہے اگرچہ پر فخر محلوں میں رہ رہا ہو۔

نوجوانوں کی اصلاح اور ایمانِ حشر:

نوجوان جو کہ اجتماعی زندگی کا مرکز و محور ہیں ان کے احساسات و جذبات نہ تو تھمتے ہیں اور نہ انہیں ظلم و تعدی اور تخریب کاری سے رکنے دیتے ہیں اور نہ ہی ان کی نفسانی خواہشات اور جذبات کنڑول میں رہتے ہیں۔ صرف ایک ہی چیز ہے جو ان لوگوں کی خود سری اور بے لگامی کو کنڑول میں رکھ سکتی ہے اور ان کے معاشرتی رہن سہن کو پر امن اور پر سکون راستے پر چلا سکتی ہے اور وہ ہے آتش دوزخ کا خوف۔ دوزخ کی آگ سے اللہ تعالی نے بھی خوف دلایا ہے۔

"فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ"[46]

"اس آگ سے بچ جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔"

دوزخ کی آگ کا یہ خوف اگر نہ ہوتا تو یہ سر مست اور خود سر دیوانے اپنی خواہشوں سے مغلوب ہو کر اس دنیا کو وہ جہنم بنا دیں گے کہ جس کی آگ بوڑھوں، غریبوں اور کمزوروں پر بھڑکتی رہے گی، اور اس اعلی ترین انسانیت کو پست ترین حیوانیت میں تبدیل کر دیتے۔ کیونکہ فیصلہ عام طور پر اکثریت کو سامنے رکھ کر ہی کیا جا تا ہے۔ نورسی ایمانِ آخرت کو زندگی کے دردناک عذاب اور دنیا کے وحشت ناک قید خانے سے بچنے کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔

"اگر یہ 'ایمان بالآخرت' نہ ہو تو یہ آباء واجداد اور یہ مائیں، جو کہ شفقت و رحمت کے مستحق اور سکون و اطمینان اور پر سکون زندگی کے بہت زیادہ ضرورت مند ہیں۔ یہ لوگ بہت زیادہ روحانی آشفتگی ،نفسیاتی اضطراب اور قلبی پریشانی کا شکار ہو جائیں اور یہ وسیع و عریض اور روشن دنیا ان کے لیے ایک تنگ و تاریک اور وحشت ناک قید خانے کا روپ دھار جائے اور زندگی ایک سخت ترین اور دردناک

[45] Ibid, 33.
[46] Al-Quran, Al-Baqarah 2:24.

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

عذاب میں تبدیل ہو جائے۔"[47]

نورسی حشر کے مسئلہ کو ایک گمبھیر مسئلہ سمجھتے ہوئے اسے قرآن کریم اور نبی اکرم ﷺ کی تعلیم و تربیت سے ہی سمجھنا ممکن کہتے ہیں۔"حشر و نشر اور آخرت کا مسئلہ عقل کی حد سے آگے کا ہے، اور آخری درجے کے عجیب و غریب اور گمبھیر مسائل میں سے شمار ہوتا ہے، اس لیے یہ صرف قرآنِ کریم اور رسول کریمؐ جیسے دو جلیل القدر استادوں کی تعلیم و تربیت کے بغیر نہ تو سمجھا جاسکتا ہے اور نہ حل ہو سکتا ہے۔"[48]

نوجوانوں کو پاکدامنی کی نصیحت کر کے اصلاح:

کوئی شک نہیں کہ جوانی تمہیں چھوڑ کر چلی جائے گی۔ کیونکہ جیسے گرمی کے بعد خزاں اور سردی آتی ہے، اور دن ڈھلتے ہی رات آ جاتی ہے اسی طرح اس حتمی حقیقت کی طرح یہ جوانی بڑھاپے میں اور موت میں تبدیل ہو جائے گی ۔اس لیے کوئی نوجوان جب اپنی اس عارضی سی طاقت کو پاکیزگی، پاکدامنی اور استقامت کے ساتھ خیر و صلاح کی راہ میں صرف کرے گا، تو تمام آسانی کتابیں اسے یہ خوشخبری دیتی ہیں کہ وہ عنقریب ایک ہمیشہ رہنے والی لازوال جوانی سے ہمکنار ہو جائے گا اور اگر کوئی اپنی جوانی گناہوں میں صرف کرے گا، جیسے ایک منٹ کا غصہ کبھی انسان کو قتل جیسے جرم کا ارتکاب کرنے پر آمادہ کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے اسے جیل میں لاکھوں منٹوں کی سزا بھگتنا پڑتی ہے۔اسی طرح اللہ تعالی کی حرام کردہ چیزوں سے حاصل ہونے والی جوانی کے نشے اور لذتوں، آخرت کی خوفناک سزا، قبر کے عذاب اور لذتوں کے زائل ہونے سے آنے والے گناہوں اور دنیاوی سزاؤں کے علاوہ عین لذت کے اندر اس لذت سے زیادہ دکھ والم پائے جاتے ہیں۔اس حقیقت کو عقل مند ہر نوجوان تجربہ کے ساتھ تصدیق کرتا ہے۔اسی طرح ہر عقل مند نوجوان تجربے کے ذریعے اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ غیر شرعی دائرے میں داخل ہو کر جوانی کے ذائقوں اور لذتوں سے لطف اندوز ہونے سے پتا چلتا ہے کہ عین لذت میں اتنے دکھ ہیں جو اس لذت سے کہیں زیادہ ہیں اور آخرت کی حرام محبت اور مجازی عشق میں اتنے دکھ ہیں کہ جوان سے حاصل ہونے والی جزوی کی لذت کو غم میں مبتلا کر دیتے اور گندلا کر کے رکھ دیتے ہیں۔سعید نورسی نوجوان کو اپنی جوانی پاکدامنی سے گزار کر دنیا و آخرت میں کامیابی کی نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"اگر ایک نوجوان اپنے عہد شباب کو اللہ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے اور سیدھے راستے کی پیروی

[47] Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 90.
[48] Nursi, Asa-e-Musa, 48.

کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے، تو وہ اپنی جوانی کو اللہ تعالی کی خوبصورت ترین نعمت اور خوبصورت ترین رحمانی تحفہ بنالیتا ہے۔ اور اسے نیک اعمال تک پہنچنے کے لیے ایک تمہیدی راستے کی صورت میں اپنالیتا ہے، اور اپنے لیے اس فانی اور زوال پذیر جوانی کے بجائے آخرت میں ایک تروتازہ اور دائمی جوانمردی تیار کر لیتا ہے۔"[49]

سعید نورسی کی حیانوجوانوں کے لیے ایک نمونہ:

سعید نورسی نے نوجوانوں کو نہ صرف عفت و پاکدامنی کی تعلیم دی بلکہ انہوں نے خود بھی باحیازندگی بسر کی اور باحیازندگی گزارنے کا درس دیا۔ نورسی نے کبھی لڑکیوں کی طرف ان کی پہچان کرنے کے لیے بھی گہری نظر سے نہیں دیکھا۔ وہ اپنی زندگی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔

"میں 'بتلیس' کے گورنر عمر پاشا مرحوم کے شدید اصرار پر ایک دفعہ دو سال تک ان کے گھر پر رہائش پذیر رہا، اصرار اس لیے کہ وہ علماء کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ ان کی چھ بیٹیاں تھیں، جن میں سے تین چھوٹی اور تین بڑی اور بالغ تھیں۔ اور باوجود اس کے کہ میں ان کے ساتھ ایک ہی گھر میں دو سال تک رہائش پذیر رہا لیکن میں تینوں بڑی لڑکیوں کے درمیان فرق نہیں کر پاتا تھا وجہ اس کی یہ ہے کہ میں نے انہیں کبھی پہچان کرنے والی گہری نظر سے نہیں دیکھا تھا۔ ایک دن ایک عالم دین میرے ہاں مہمان ہوا، وہ میرے پاس دو دن رہا اور ان دو ہی دنوں میں وہ ان تینوں کی علیحدہ علیحدہ پہچان کے ساتھ ان میں فرق کرنے کے قابل ہو گیا۔ میرے جاننے والے تمام لوگ اس بات پر حیران رہ گئے کہ میں ابھی تک ان لڑکیوں کی علیحدہ علیحدہ شناخت ہی نہیں کر سکا ہوں! اور انہوں نے مجھ سے سوالات شروع کر دیئے: ان کی طرف دیکھتے کیوں نہیں۔ میں انہیں جواب دیتا۔ علم کی عزت کی حفاظت مجھے ان پر نظر ڈالنے سے روکتی ہے۔"[50]

نورسی بے پردہ عورتوں کو دیکھنا گناہ اور اس کا انجام آلام و حسرات سمجھتے ہیں۔ "میں سب گناہوں سے آلودہ وقتی اور ناچیز مزے نہیں چاہتا، کیونکہ ان کا انجام آلام و حسرات ہیں۔"[51]

[49] Nursi, Asa-e-Musa, 28.
[50] Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 143.
[51]Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 144.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

نوجوانوں کی محبتیں اللہ کے لیے اور دینی اصلاح:

نورسی محبتوں کا مرکز و محور اللہ تعالیٰ کی ذات کو بناتے ہوئے کہتے ہیں۔"جو کام کرو اللہ کے لیے کرو، میل جول اللہ کے لیے رکھو، ترک و دو اللہ کے لیے کرو، اور تمہاری تمام حرکات و سکنات کی تہہ میں اللہ کی رضامندی موجود ہونی چاہیے۔"[52]

اللہ کے نبی ﷺ نے بھی اللہ سے محبت کو افضل عمل قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے

"أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ"[53]

"اعمال میں سے افضل عمل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اسی کے لیے بغض رکھنا ہے۔"

نورسی نوجوان کو اپنی محبتوں کا محور اللہ تعالیٰ کی ذات کو بنانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ نورسی کے مطابق دنیا سے بھی محبت کی جائے تو خالص اللہ کی رضا کے لیے اس حوالے سے نورسی نوجوان کی مختلف محبتوں کا ذکر کرتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

والدین کے لیے محبت اللہ کے لیے:

والدین کی اولاد سے اور اولاد کی والدین سے محبت ایک فطری عمل ہے، لیکن یہی محبت اگر اللہ کے لیے ہو گی تو عبادت شمار ہو گی جس کا ثواب ملے گا اور اس سے روحانی لذت اور قلبی راحت حاصل ہو گی جیسا کہ نورسی کہتے ہیں۔

> "اور یہ جو تم اپنی ماں اور اپنے باپ کے ساتھ محبت رکھتے ہو یہ محبت جب اللہ کے لیے ہو گی تو ایک عبادت شمار ہو گی جس کا تمہیں ثواب ملے گا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ دونوں جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچیں گے تو ان کے لیے تمہاری محبت اور احترام میں اضافہ ہو جائے گا، اور تم ہمہ تن ان کی خدمت میں مصروف ہو کر ان کے ہاتھ چوم کر اور اخلاص کے ساتھ ان کی تعظیم و توقیر کر کے خالص روحانی لذت اور مکمل قلبی راحت حاصل کرو گے۔"[54]

---

[52] Ibid, 36.
[53] Abu Dawud Sulayman bin al-Ash'ath al-Sijistani, Sunan, Kitab al-Sunnah, Bab Mujanabat Ahl al-Ahwa wa Bughdihim, 4/198, Hadith: 4599.
[54] Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 176.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

اولاد کے ساتھ محبت اللہ کے لیے:

اگر تم اپنی اولاد کے ساتھ محبت کرتے ہو جو اللہ نے تمہیں بطور امانت سونپی ہے تاکہ تم ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کرو۔ تو اللہ تعالی کی اس انس اور محبت رکھنے والی مخلوق کے ساتھ محبت رکھنے کو، خوش بختی اور سرور و شادمانی سے مزین کر دیا گیا ہے۔

دوستوں سے محبت اللہ کے لیے:

دوستوں سے محبت اگر راہِ خدا میں ہوئی تو ان کی جدائی یا موت سے محبت اور الفت کے دوام میں فرق نہیں آئے گا۔ نورسی کے مطابق اس محبت کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی قائم رہے گا۔"اس روحانی تعلق اور خالص معنوی محبت کا سلسلہ مرگ و جدائی کے باوجود قائم و دائم رہے گا۔"[55] لیکن یہ محبت اگر اللہ کے لیے نہ ہوئی تو رنج و غم کا موجب بن جائے گی۔

انبیاء کرام کے ساتھ محبت اللہ کے لیے:

وہ عالم برزخ جو تاریک اور دہشت ناک دیکھائی دیتا ہے انبیا کرامؑ کے ساتھ محبت سے وہ روشن اور تابناک دکھائی دے گا، اور عالم برزخ سے کوئی خوف نہیں آئے گا۔ لیکن اگر انبیا کرامؑ کے ساتھ محبت صرف انسانی سطح پر کام کرنے والے نمائندے کی طرح ہوئی تو عنقریب پھر اس تصور میں غرق ہو جانا مقدر ہو گا جس کی رو سے یہ سوچ آئے گی کہ قبرستان میں تمام عظیم لوگوں کی ہڈیاں ہی باقی ہیں۔

نوجوانوں کی اپنی جوانی سے محبت اللہ کے لیے:

جوانی سے محبت اس لیے ہو کہ جوانی اللہ تعالی کی طرف سے ایک خوبصورت تحفہ ہے اور اسے اس کی عبادت میں گزارنا ہے۔ اور نادانی، نافرمانی اور حدود فراموشی کی لہروں میں غرق نہیں کرنا۔ جوانی میں کی جانے والی عبادتیں بہترین پھل ہیں جیسا کہ نورسی کہتے ہیں۔

"عبادتیں جو تم جوانی کے دور میں کرو گے وہ دراصل وہ پختہ، تروتازہ اور ہمیشہ رہنے والے پھل ہیں، جو اس وقتی اور

[55] Ibid, 177.

زوال پذیر درخت پر لگے ہیں۔"[56] وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب نوجوان کی جوانی ختم ہو جاتی ہے تو اگر تو اس نے نیک کاموں میں وقت گزارا ہو تو وہ ہمیشہ کے لیے جوانی کو محفوظ کر لیتا ہے اور اگر جوانی کے پانچ دس سال غفلت میں گزار لیے تو پھر یہی جوانی افسوس اور ندامت بن جائے گی۔ جیسا کہ ایک عربی شاعر نے کہا ہے۔

ليت الشباب يعود يوما فاخبره بما فعل المشيب

'کاش کسی دن جوانی لوٹ آئے تو میں اسے بتاؤں کہ بڑھاپے نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔'

نورسی جوانی سے محبت کا درس اس لیے بھی دیتے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالی کی عمدہ نعمت ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی کتاب میں ذکر کرتے ہیں۔

> "جوانی سے محبت کرنا اس لیے کہ یہ اللہ تعالی کی ایک عمدہ نعمت ہے تم اسے عبادت میں صرف کرو گے نہ کہ اسے انتشار میں ضائع کرو گے۔ جب تم ایسا کرو گے تو جوانی میں کی گئی عبادت مستقل پھل دے گی۔ جوانی ختم ہو جاتی ہے لیکن وہ پھل رہتے ہیں اور تمہیں بغاوت اور انتشار میں گزاری ہوئی جوانی کے برے نتائج سے بچاتی ہے۔ جب تم بوڑھے ہو جاتے ہو تو تم اللہ تعالی کی عبادت پر زیادہ ہمہ تن متوجہ ہوتے ہو اور ربانی رحمت سے زیادہ کا استحقاق رکھتے ہو۔ غافل لوگوں کے ناموافق، تم روؤ گے نہیں یا اپنی پانچ یا دس سالہ جوانی کے مزوں کا افسوس نہیں کرو گے۔ جب تم اپنی زندگی کی شفق میں داخل ہو گے تم ان غفلت شعار لوگوں کی طرح نہیں ہو گے جو کہتے ہیں۔ "کاش کہ میری جوانی لوٹ آئے تو میں اسے بتاؤں کہ بڑھاپے نے میرے ساتھ کیا کیا ہے"۔[57]

خوبصورت مناظر کے ساتھ محبت اللہ کے لیے:

یہ جو تم خوبصورت مناظر اور خاص کر بہار کے مناظر کے ساتھ محبت رکھتے ہو، تو اس میں چونکہ اللہ تعالی کی حیرت انگیز مصنوعات کے مشاہدے اور ان کے بارے میں علم حاصل کرنے کا تصور ہے، اس لیے بہار کے ان مناظر کے آنکھ سے اوجھل ہو جانے سے مشاہدے کی لذت اور سیر و تفریح کی لطف اندوزی ختم نہیں ہوتی، کیونکہ وہ خود اگر

---

[56] Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 179.

[57] Badee uz Zaman Saeed Nursi, Wujood-e-Hasti aur Tasawwur-e-Tawheed, mutarjim: Akram Tayyab F. Niazi (Lahore: Jahangir Book Depot), 91.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

چہ چلی جاتی ہے لیکن اپنے پیچھے دل سے محو نہ ہونے والی حسین یادیں چھوڑ جاتی ہے۔ ذرا گہری نظر سے دیکھا جائے تو بہار اللہ تعالی کے ایک قسم کے پیغام کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے جس کے صفحات مخلوقات کے سامنے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور یوں تمہارا خیال اور وقت گزار دونوں سینما کی فلم کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں جو تمہارے لیے اس مشاہدے کی لذت کو جاری رکھتے ہیں اور بہار کے پیغام میں پائے جانے والے معانی کی تجدید کرتے رہتے ہیں۔ بہار کے ساتھ جو تمہاری محبت ہے وہ وقتی اور دکھ درد اور افسوس سے بھری ہوئی نہیں ہے بلکہ صاف، خالص اور لطف و مسرت سے لبریز ہے۔

تمہاری اس دنیا سے محبت اللہ کے لیے:

نوجوانوں کی وہ محبت جو اس دنیا کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، تو یہ محبت چونکہ للہ فی اللہ ہے، اس لیے اس میں پائی جانے والی خوف اور دہشت پھیلانے والی مخلوقات ان کی انس بھری دوست بن جاتی ہیں، اور وہ اس کے ساتھ محبت اس لیے کرتے ہیں کہ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، اس لیے وہ اس میں پائی جانے والی ہر چیز سے پھل توڑ سکتے ہیں جو آخرت کا پھل بن سکتا ہے، یا یہ کہ اس میں پائے جانے والی ہر چیز سے وہ منافعہ حاصل کر سکتے ہیں جو آخرت کا سرمایہ بن سکتا ہو، اور یوں اس کے مصائب ان کو خوفزدہ نہیں کر سکیں گے۔ اور اس کی زوال پذیری اور فنا آشنائی ان کو تنگ دل نہیں کر سکے گی، اور یوں وہ اس میں اپنی اقامت کی مدت ایک معزز و مکرم مہمان کی طرح پوری کریں گے۔ لیکن اگر نوجوانوں کی یہ محبت اس دنیا کے ساتھ اس طرح کی ہوئی جس طرح کی ارباب غفلت کی ہوتی ہے، تو نوجوان خود کو ڈبو بیٹھیں گے۔ نورسی کہتے ہیں کہ خوبصورت چیزوں اور اچھے اچھے کاموں سے محبت خالق کی پہچان کرواتی ہے اور خالق سے محبت کرواتی ہے۔ "یہ جو تمہاری خوبصورت چیزوں اور اچھے اچھے کاموں کے ساتھ محبت ہے تمہاری یہ محبت چونکہ فی سبیل اللہ اور ان اشیاء کے خالق کی پہچان کے لیے ہے، یعنی اشیاء کی محبت کے ذریعے تم دراصل ان کے خالق کے ساتھ محبت رکھتے ہو۔"[58]

اللہ سے محبت اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع کا درس دے کر اصلاح:

سعید نورسی گیارویں لمعہ میں قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیات بیان کر کے نوجوانوں کو اللہ کی محبت اور سنت رسولؐ کی پیروی کر کے دینی اصلاح فرماتے ہیں۔

---

[58] Nursi, Rahnuma-e-Shabab, 178.

"لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ - فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ـ"[59]

"بلاشبہ یقیناً تمھارے پاس تمھی سے ایک رسول آیا ہے، اس پر بہت شاق ہے کہ تم مشقت میں پڑو، تم پر بہت حرص رکھنے والا ہے، مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔ پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دے مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔"

"قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ"[60]

"کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

جو آدمی سنت نبوی کی اتباع کو اپنی عادت بنالیتا ہے وہ اپنی تمام عادات کو عبادات بنالیتا ہے اور اس طرح اپنی تمام عمر کے ہر لمحہ کو ثواب بنانا ممکن ہو جاتا ہے۔ سنت کی ہر قسم ایک ایسے روشن چراغ کی حیثیت رکھتی ہے جسے ہاتھ میں لے کر انسان زندگی کی بے شمار تاریک راہوں کو روشن کرتا ہے اور بچتا بچاتا منزل تک جا پہنچتا ہے۔ سعید نورسی کے مطابق سنتیں ہر غم اور وسوسے سے نجات دیتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ "سنتیں میرے کندھوں سے تمام قسم کے بوجھ اتار کر مجھے پھول کی طرح ہلکا پھلکا کر دیتی ہیں۔ چنانچہ میں جب خود کو مکمل طور پر سنت کے سپرد کر دیتا تھا شک شبے اور تردد سے جنم لینے والے ہر غم اور ہر وسوسے سے نجات پاجاتا تھا۔"[61] اگر انسان کے دل میں اللہ کی محبت ہے تو اسے چاہیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے۔ اگر رسول ﷺ کی پیروی نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ سے محبت نہیں ہے۔ نورسی سنت کی بے قدری کرنے والے کو بدنصیب اور سنت کی قدر کرنے والے کو خوش نصیب کہتے ہیں۔ "اللہ تعالٰی کے ساتھ محبت کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ سنت مطہرہ کی پیروی کی جائے۔ اس بنا پر خوش نصیب ہے وہ انسان جو پیروی کی اس نعمت سے بہرہ ور ہو جائے۔ اور بدنصیب ہے وہ شخص جو سنت کی ناقدری کر کے بدعتوں کی دلدل میں جا

59 Al-Quran, Al-Tawbah 9:128-129.
60 Al-Quran, Al-Imran 3:31.
61 Nursi, Lamat, 91.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

گرے۔"[62]

نوجوانوں کو سماجی تعلقات میں تعاون کی نصیحت کر کے اصلاح:

سعید نورسی نے رسائلِ نور کے مکتوبات میں چھبیسویں مکتوب کی تیسری بحث میں نوجوانوں کو سماجی تعاون کی اہمیت سے آگاہ کیا ہے اور باہمی تعاون کی تلقین کی ہے۔ نورسی قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیت کو اس ضمن میں بیان کرتے ہیں۔

"يَا أَيُّهَاالنَّاسُ إِنَّاخَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍوَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًاوَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا"[63]

"اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور ہم نے تمھیں قومیں اور قبیلے بنا دیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔"

"میں نے تمہیں گروہوں، قوموں اور قبیلوں کی صورت میں اس لیے پیدا کیا کہ تم آپس میں سماجی زندگی کے تعلقات کی پہچان کر کے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو؛ نہ اس لیے کہ تم ایک دوسرے سے ناواقف بن کر رہو اور آپس میں لڑتے جھگڑتے رہو۔"[64] اسلامی معاشرہ ایک بہت بڑا لشکر ہے جو گروہوں اور قبیلوں میں تقسیم ہے۔ لیکن اس معاشرے کی وحدت کے لحاظ سے ایک ہزار ایک جہت ہے۔ چنانچہ ان کا خالق، رازق، نبی، قبلہ، کتاب اور وطن ایک ہی ہے۔ اور یوں وحدت کی یہ ہزاروں جہتیں اخوت اور محبت کا تقاضا کرتی ہیں۔ لہٰذا قبیلوں اور گروہوں میں تقسیم ہونا صرف تعارف اور تعاون کے لیے ہے۔ نورسی قومیت کے تعارف و تعاون میں اسلام کا عیسائیت اور دیگر ادیان کے ساتھ اسلام کے فرق کی وضاحت کرتے ہیں اور اسلام کی اعلیٰ صفت توحید کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ۔"اسلام کی بنیاد خالص توحید پر ہے۔ چنانچہ اسلام حقیقی تاثیر کی نسبت اسباب و وسائط کی طرف نہیں کرتا اور خلق و ایجاد کی حیثیت سے انہیں کوئی قیمت نہیں دیتا ہے۔ لیکن عیسائیت چونکہ ولدیت کے نظریے کو قبول کر چکی ہے اس لیے اَسباب و وسائط کو بڑی قیمت اور اہمیت دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں میں دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ مراتب پر فائز

[62] Nursi, Lamat, 94.
[63] Al-Quran, Al-Hujurat 49:13.
[64] Nursi, Maktubat, 371.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 23-48
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar2

ہو جانے والے لوگ متکبر اور مغرور رہتے ہوئے دین داری میں متعصب ہوتے ہیں۔

نتائج:

بدیع الزماں سعید نورسی نے نوجوانوں کی تربیت پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے ایک ایسی نسل تیار کی جنہوں نے ترکی میں دین اسلام کو از سر نو زندہ کیا اس نسل کی تیاری میں انہوں نے دنیاوی زندگی سے مثالیں دے کر نوجوانوں میں دینی امور میں دلچسپی کو برقرار رکھا اور ان مثالوں کو قرآن و حدیث سے ثابت کر کے مثبت نتائج اخذ کیے اگر آج بھی انہیں طریقوں پر عمل کیا جائے تو ہم اپنی نوجوان نسل کو دینی امور میں دلچسپی دلوا سکتے ہیں اور ان کو سماجی، معاشرتی، اخلاقی اور سوشل میڈیا کی تباہ کن یلغار سے بچا سکتے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)